# ردِّبدعات

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

دین اسلام کامل واکمل دین ہے۔تمام شعبہ ہائے زندگی میں مکمل راہنمائی کرتا ہے۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيْنًا﴾(المائدة : ٣)

''آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے،تم پر اپنی نعمت تمام کر دی ہے اور تمہارے لئے دین اسلام پسند کیا ہے۔''

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) لکھتے ہیں:

''یہ اس اُمت پر اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے کہ اللہ نے ان کے لئے دین مکمل کر دیا ہے۔انہیں کسی اور دین کی حاجت ہے، نہ اپنے نبی کے علاوہ کسی نبی کی ضرورت ہے۔اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیا بنا کر جن وانس ہر دو کی طرف مبعوث کیا ہے۔چنانچہ حلال وہی ہے، جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال قرار دیا اور حرام وہی ہے، جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا اور دین وہی ہے، جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشروع قرار دیا۔''(تفسير ابن كثير : ٢/٤٦٥)

❁ سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلَى الْبَيْضَاءِ؛ لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا، لَا يَزِيغُ عَنْهَا بَعْدِي إِلَّا هَالِكٌ.

''یقیناً میں آپ کو جادۂ مستقیم پر چھوڑ کر جا رہا ہوں، جس کی رات بھی دن کی طرح روشن ہے، میرے بعد اس سے روگردانی صرف وہی کرے گا، جس کے مقدر میں ہلاکت لکھی ہوگی۔''

(سنن ابن ماجه : ٤٣، السّنة لابن أبي عاصم : ٤٨، المستدرك للحاكم : ٩٦/١، وسندهٗ حسنٌ)

❀ حافظ منذری رحمہ اللہ نے اس حدیث کی سند کو ''حسن'' کہا ہے۔

(التّرغيب والتّرهيب : ٤٦/١)

دین مکمل ہے، اس میں کمی بیشی کی گنجائش نہیں۔ بدعت دین میں اضافہ ہے اور دین میں اضافہ کفار کی تقلید ہے۔ بدعت دین کے نام پر دین کے خلاف گھناؤنی سازش ہے۔ بدعت اسلام دشمنی کی واضح دلیل ہے۔ بدعت گناہ کی تجارت ہے۔

ہر بدعت گمراہی ہے۔ اتباعِ نفس ہے۔ انہدامِ اسلام ہے۔ ہر بدعت سیئہ اور قبیحہ ہے۔ جس کام کی اصل قرآن وحدیث میں نہ ہو، وہ دین کا کام نہیں ہوسکتا۔

❀ علامہ شاطبی رحمہ اللہ (۷۹۰ھ) لکھتے ہیں:

''بدعت کے ہوتے ہوئے نماز، روزہ اور صدقہ وغیرہ کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی۔ بدعتی کی مجالس سے عصمت چھین لی جاتی ہے، وہ اپنے نفس کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ بدعت کی طرف چلنے والا اور اس کی توقیر کرنے والا اسلام کو منہدم کرنے پر تعاون کرتا ہے۔ اب بدعتی کے بارے میں کیا خیال ہے؟ وہ تو شریعت کی زبانی ملعون ہے، وہ اپنی عبادت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے دُور ہی

ہوتا ہے۔ بدعت دشمنی وبغاوت پیدا کرنے کا سبب بنتی ہے، محمد ﷺ کی شفاعت کو روکنے والی اور سنتوں کو ختم کرنے والی ہوتی ہے۔ بدعت ایجاد کرنے والے پر ان تمام لوگوں کا گناہ ہوگا، جو اس پر عمل کریں گے۔ اس کے لیے توبہ نہیں ہوگی۔ اس پر ذلت اور اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا، رسول کریم ﷺ کے حوض سے دُور کر دیا جائے گا، ڈر ہے کہ وہ اسلام سے خارج کفار میں شامل نہ ہو جائے اور دنیا سے جاتے ہوئے سوئے خاتمہ کا شکار ہو جائے۔ آخرت میں اس کا چہرہ سیاہ ہوگا اور اسے جہنم کا عذاب دیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے بیزاری کا اعلان کیا ہے، مسلمان بھی اس سے بری ہیں۔ اندیشہ ہے کہ آخرت کے عذاب کے ساتھ اسے دنیا میں بھی کوئی بڑا فتنہ آن لے۔''

(الاعتصام : ١/١٠٦ـ١٠٧)

❁ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِنَّ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ، وَأَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا، وَإِنَّ الشَّقِيَّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ، وَإِنَّ السَّعِيدَ مَنْ وُّعِظَ بِغَيْرِهِ، فَاتَّبِعُوا وَلَا تَبْتَدِعُوا.

''بہترین کلام کتاب اللہ ہے، بہترین منہج محمد ﷺ کا ہے اور بدترین کام بدعت ہیں۔ بد بخت وہی ہے، جو شکم مادر میں بد بخت لکھ دیا گیا تھا اور نیک بخت وہ ہے، جو دوسروں سے نصیحت حاصل کرے۔ لہٰذا آپ اتباع کریں، بدعات جاری نہ کریں۔'' (الاعتقاد للبيهقي : ٣٠٦، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) لکھتے ہیں:

''سنت بدعت کا قلع قمع کرتی ہے۔ اسے اپنے قریب پھٹکنے نہیں دیتی، جب آفتاب سنت کسی دل میں طلوع ہو جاتا ہے، تو اس سے بدعات کی کُہر ختم کر دیتا ہے اور اس کے اندھیرے زائل کر دیتا ہے، کیوں کہ سورج کے سامنے ظلمت کی طاقت کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ ایک عام آدمی سنت اور بدعت میں کوئی فرق نہیں کر پاتا، اسے بدعت کے اندھیروں سے نکلنے کے لئے انوار سنت کی چھاؤں میں رہنا ہو گا، اسے اپنے دل کو ہر وقت اللہ تعالیٰ کی استعانت، اخلاص اور سچی تڑپ میں رکھنا ہوگا اور سب کچھ چھوڑ کر رسول ﷺ کے اقوال، اعمال، آپ ﷺ کی سنت و منہج کی تلاش میں رہنا ہوگا۔ جس آدمی کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہوئی، اس کی ہجرت مقبول ہوگی اور جس نے کسی غیر کی طرف ہجرت کی، تو دنیا و آخرت میں وہی اس کا حصہ ہے۔''

(مَدارج السّالكين : ٣٧٤/١)

❁ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ﴾(بني إسرائيل : ٣٦)

''اس چیز کا پیچھا مت کریں، جس کا آپ کو علم نہیں۔''

❁ مزید فرمایا:

﴿اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ وَلَقَدْ جَاءَ هُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى﴾(النّجم : ٢٣)

''یہ لوگ محض ظن اور خواہشات نفس کی پیروی کرتے ہیں، حالانکہ ان کے پاس

اللہ کی طرف سے ہدایت آ چکی ہے۔''

❁ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوْا فِي دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ﴾(المائدة : ۷۷)

''(نبی!)اہل کتاب سے کہہ دیجئے ، دین میں غلو مت کریں اور ان گمراہوں کی خوہشات پر نہ چلیں، جو خود گمراہ ہیں اور بہت سے انسانوں کو راہ حق سے بھٹکانے کا سبب ہیں، یہ لوگ خیر سے دور ہو چکے ہیں۔''

❁ نیز فرمایا:

﴿وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَائِهِمْ بِغَيْرِ عَلْمٍ﴾(الأنعام : ۱۱۹)

''بہت سے لوگ محض جہالت کی بنا پر نفسانی خواہشات کے ذریعے گمراہی پھیلاتے ہیں۔''

ان آیات میں بدعتی کی مذمت کی گئی ہے، کیوں کہ وہ گمراہی کو پھیلاتا ہے، قرآن وسنت کو چھوڑ دیتا ہے اور خواہشات نفسانی کو زندگی کا اصل الاصول سمجھ لیتا ہے۔

❁ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لِيَحْمِلُوْا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيَامَةِ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ اَلَا سَاءَ مَا يَزِرُوْنَ۞﴾(النّحل : ۲۵)

''تا کہ وہ روزِ قیامت اپنے اور ان کے گناہوں کا بار اٹھائیں، جنہیں بغیر علم

کے گمراہ کیا، خبر دار! گناہوں کا بار بہت برا ہوگا۔''

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

''یہ بات واضح ہے کہ جو طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رائج کیا ہے، نہ پسند کیا اور نہ ہی اسلاف نے پسند کیا، وہ ناپسندیدہ بدعت ہے، مسلمان اسلاف کے عمل کے پیرو ہیں۔ جو لوگ بدعت کی حسنہ وسیئہ تقسیم کرتے ہیں، وہ بھی کہتے ہیں کہ حسنہ اس کو کہا جائے گا، جس کو ائمہ ہدی نے مستحب قرار دیا ہو اور اس پر دلیل شرعی قائم ہو، ائمہ ہدی جن کی پیروی کی جاتی ہے۔ بعض لوگ بدعت کو لغوی اور شرعی میں تقسیم کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ جس پر بھی بدعت کی شرعی تقسیم لاگو ہوگی، وہ مذموم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''ہر بدعت گمراہی ہے۔'' لغوی بدعت کی مثال وہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے اس قول سے لاتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ تراویح کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ تجدید نو اچھی ہے، ان کا کہنا ہے شرعا بدعت اس کو کہا جائے گا، جس پر کوئی دلیل قائم نہ ہو۔ ان دونوں باتوں کا معنی ایک ہی ہے۔ یعنی ہر دو گروہ اس بات پر متفق ہیں کہ جس کو شرع نے مستحب یا واجب قرار نہیں دیا، وہ مستحب اور واجب نہیں ہے۔ اسی طرح ہر دو گروہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ایسا شخص بالاتفاق کافر ہے، جو اس عمل کو دین یا عبادت سمجھ کر سر انجام دے، جس عمل کو شریعت نے مستحب یا واجب قرار نہ دیا ہو۔''

(مَجموع الفتاوٰی: ۱۵۲/۲۷)

❁❁❁❁❁❁❁